باب 10

نئی سلطنتیں اور حکومتیں

4620CH10

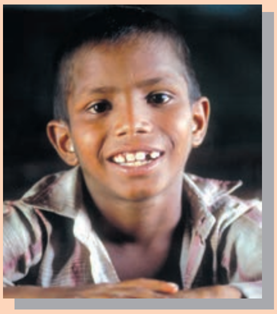

اروند بادشاہ کے کردار میں

اروند کو اپنے اسکول کے ڈرامے میں بادشاہ کا کردار ادا کرنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ شاہی پوشاک میں، مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے روپہلے کاغذ میں لپٹی ہوئی تلوار کو شان سے پکڑ کر چہل قدمی کرے گا۔ ذرا سوچو اسے کتنی حیرانی ہوئی جب اسے بتایا گیا کہ اسے بیٹھ کر وینا بھی بجانی ہوگی اور شعر و شاعری بھی کرنی ہوگی، ایک موسیقار بادشاہ؟ کون ہوسکتا ہے وہ؟ اروند سوچنے لگا۔

کیا بتاتی ہیں پرشستیاں

دراصل اروند گپتا خاندان کے مشہور و معروف راجہ سمدر گپت کا کردار ادا کرنے جا رہا تھا۔ سمدرا گپت کے بارے میں ہمیں ایک وسیع کتبے سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ دراصل یہ اس کے درباری شاعر ہری شین کی سنسکرت زبان میں تحریر کردہ ایک نظم ہے۔ اسے تقریباً 1700 سال قبل تحریر کیا گیا۔ الہ آباد میں اشوک کی لاٹ پر اس کو کندہ کیا گیا تھا۔

یہ ایک مخصوص قسم کا کتبہ ہے جسے پرشستی کہتے ہیں۔ یہ ایک سنسکرت لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''کی تعریف میں''۔ پرشستیاں تحریر کرنے کا رواج پہلے بھی تھا جسے تم نے باب 9 میں گوتمی پتر شری ستکرنی کی پرشستی کے بارے میں پڑھا۔ لیکن گپتا عہد میں اس کی اہمیت اور بڑھ گئی۔

سمدر گپت کی پرشستی

آؤ دیکھیں، سمدر گپت کی پرشستی ہمیں کیا بتاتی ہے۔ شاعر نے اس میں راجہ کی ایک ماہر جنگجو، جنگوں کو فتح کرنے والا راجہ، دانش مند اور ایک عظیم شاعر کی طور پر بے انتہا تعریف و توصیف کی ہے۔ یہاں تک کہ اسے ایشور کے برابر بتایا گیا ہے۔ پرشستی میں لمبے لمبے جملے دیئے گیے ہیں۔ یہاں ویسے ہی ایک جملے کا حصہ مذکور ہے:

© NCERT not to be republished

جنگجو سمدر گپت

جن کا جسم میدان جنگ میں جنگی کلہاڑیوں، تیروں، بھالوں برچھوں، تلواروں، لوہے کی گداؤں، نوکیلے تیروں، اور سینکڑوں ہتھیاروں سے لگے زخموں کے نشانوں سے بھرے ہونے کی وجہ سے بے پناہ حسین دکھائی دیتا ہے۔

یہ بیان تمھیں اس راجہ کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟ راجہ کس طرح جنگ لڑا کرتے تھے؟

اگر تم نقشہ 7 (صفحہ 103) کو بغور دیکھوں تو پاؤ گے کہ ایک حلقے کو ہرے رنگ سے دکھایا گیا ہے۔ تمھیں مشرقی ساحل کے کنارے کنارے ایک خاص ترتیب میں سرخ نقطے نظر آئیں گے۔ اس طرح کچھ علاقے بینگنی اور نیلے رنگ کے بھی ملیں گے۔

یہ نقشہ اس پرشستی میں سے حاصل کی گئی معلومات کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔ ہری شین چار مختلف قسم کے راجاؤں اور ان کے تئیں سمدر گپت کی پالیسیوں کا بیان کرتے ہیں۔

1۔ نقشہ میں ہرے رنگ کا علاقہ آریہ ورتا کے ان نو حکمرانوں کا ہے جنھیں سمدر گپت نے ہرا کر ان کی حکومتوں کو اپنی سلطنت میں ملا لیا۔

2۔ اس کے بعد دکشنا پتھ کے بارہ حکمراں آتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کی دارالحکومت کی نشان دہی کرنے کے لیے نقشے پر لال نقطے دیے گیے ہیں۔ ان سب نے شکست کے بعد سمدر گپت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ سمدر گپت نے انھیں دوبارہ حکومت کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

3۔ ہم سایہ ملکوں کا اندرونی حلقہ بینگنی رنگ سے دکھایا گیا ہے۔ اس میں آسام، ساحل بنگال، نیپال اور شمال مغرب کے متعدد گن یا سنگھ (یاد کرو باب 5) شامل تھے۔ یہ سمدر گپت کے لیے تحائف لاتے تھے۔ اس کے احکام بجالاتے تھے اور ان کے دربار میں حاضری دیتے تھے۔

4۔ بیرونی کے علاقے کے حکمراں جنھیں نیلے رنگ سے رنگا گیا ہے غالباً کشان اور شک خاندان کے تھے۔ اس میں سری لنکا کے حکمراں بھی تھے۔ انھوں نے سمدر گپت کی غلامی قبول کر لی تھی اور اپنی بیٹیوں کی شادی اس سے کی تھی۔

وینا بجانے والا راجہ
سمدر گپت کے کچھ اور اوصاف کو سکوں پر دکھایا گیا ہے جیسے اس سکے میں انھیں وینا بجاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

نقشے میں پریاگ (الہ آباد کا قدیمی نام) کی نشان دہی کرو۔ اجین اور پاٹلی پتر (پٹنہ) تلاش کرو۔ یہ گپتا عہد حکومت کے اہم مراکز تھے۔

آریہ ورتا اور دکشنا پتھ کی حکومتوں کے حکمرانوں کے ساتھ سمدر گپت کے رویہ میں کیا فرق تھا؟
کیا اس فرق کے پیچھے تمہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے؟

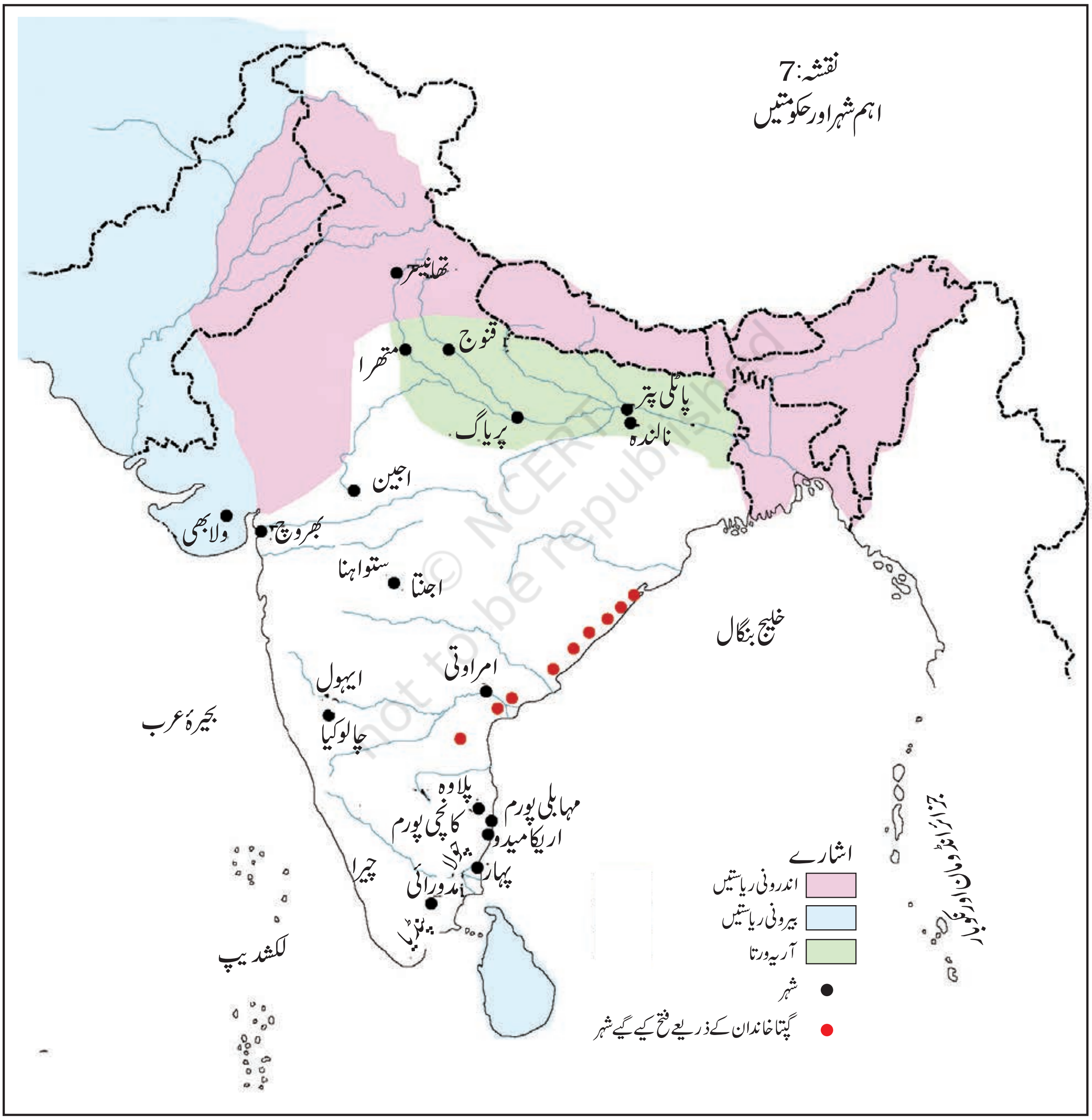

نسب نامہ

زیادہ تر پرشستیاں حکمرانوں کے آباؤ اجداد کے بارے میں بھی بتاتی ہیں۔ یہ پرشستی بھی سمدر گپت کے پردادا، دادا، والد اور والدہ کے بارے میں بتاتی ہے۔ ان کی والدہ کمار دیوی لچھوی قبیلے کی تھیں اور والد چندر گپت، گپتا خاندان کے اولین حکمراں تھے۔ انھوں نے مہاراج ادھیراج کا خطاب حاصل کیا۔ سمدر گپت نے بھی یہ خطاب حاصل کیا تھا۔ اس کے دادا اور پردادا کا ذکر مہاراج کے طور پر ہی کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ اس خاندان کا مرتبہ بڑھتا گیا۔

ان خطابات کو ان کی اہمیت کے اعتبار سے سلسلہ وار ترتیب دو: راجہ، مہاراجہ ادھیراج، مہاراجہ۔

سمدر گپت کے متعلق ہمیں ان کے بعد کے حکمرانوں جیسے ان کے بیٹے چندر گپت دوئم کے نسب نامہ (آباؤ اجداد کی فہرست) سے ہی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ان کے بارے میں کتبوں اور سکوں سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ انھوں نے مغربی ہندوستان میں فوجی مہم میں آخری شک حکمراں کو شکست دی۔ بعد میں ایسا خیال کیا جانے لگا کہ ان کے دربار میں عالم فاضل لوگوں کی افراط تھی۔ شاعر کالی داس اور ہیئت داں آریہ بھٹ ان کے دربار میں تھے۔ ان کے بارے میں مزید معلومات باب 11 میں حاصل ہوں گی۔

ہرش وردھن اور ہرش چرت

جس طرح گپتا خاندان کے حکمرانوں کے بارے میں کتبوں اور سکوں سے معلومات حاصل ہوتی ہیں اسی طرح کچھ دیگر حکمرانوں کے بارے میں ان کی سوانح حیات سے پتہ چلتا ہے۔ ایسے ہی ایک راجہ ہرش وردھن تھے جنھوں نے تقریباً 1400 سال قبل حکومت کی تھی۔ ان کے درباری شاعر بانابھٹ (Banabhatta) نے سنسکرت میں ان کی سوانح حیات ہرش چرت تصنیف کی ہے۔ اس میں ہرش وردھن کا نسب نامہ بیان کرتے ہوئے ان کے راجہ بننے تک کا ذکر ہے۔ چینی زائر شوین تسانگ جن کے متعلق تم نے باب 9 میں پڑھا ہے، کافی عرصہ تک ہرش کے دربار میں رہے۔ انھوں نے وہاں جو کچھ دیکھا اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

ہرش اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے نہیں تھے لیکن اپنے والد اور بڑے بھائی کے فوت ہو جانے کے بعد وہ تھانیسر (Thanesar) کے حکمراں بنے۔ ان کے بہنوئی قنوج

وکرم سموت

یہ دور جو 58 قبل مسیح میں شروع ہوتا ہے، روایتی طور پر گپتا عہد کے راجا چندر گپت دوم سے منسوب کیا جاتا ہے جس نے شاکا پر فتح حاصل کرنے اور وکرمادتیہ کا لقب اپنانے کے موقع پر اس کا آغاز کیا تھا۔

© NCERT not to be republished

(نقشہ 7 صفحہ 109) پر حکومت کرتے تھے۔ جب بنگال کے حکمراں نے ان کا قتل کردیا تو ہرش نے قنوج کو اپنی حکومت میں ملالیا اور بنگال پر حملہ آور ہوا۔

مگدھ اور بنگال کو فتح کرکے انھیں شمالی ہند میں جتنی کامیابی نصب ہوئی اتنی کامیابی اور جگہوں پر نہیں ملی۔ جب انھوں نے دریائے نرمدا کو عبور کرکے دکن کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو چالکیہ راجہ پل کیشن (Pulakeshin) دوئم نے ان کی پیش قدمی روک دی۔

ہندوستان کے سیاسی نقشے کو دیکھو اور فہرست تیار کرو کہ جب ہرش وردھن (a) بنگال اور (b) نرمدا تک گئے ہوں گے تو کن کن موجودہ ریاستوں سے گزرے ہوں گے؟

پلو، چالکیہ اور پل کیشن کی پرشستیاں

اس زمانہ میں پلو اور چالکیہ دکنی ہندوستان کے سب سے اہم شاہی خاندان تھے۔ پلوؤں کی حکومت ان کی راجدھانی کانچی پورم کے اطراف کے علاقوں سے لے کر دریائے کاویری کے ڈیلٹا تک پھیلی ہوئی تھی۔ جبکہ چالکیوں کی حکومت کرشنا اور تنگ بھدرا دریاؤں کے درمیان واقع تھی۔

چالکیوں کی راجدھانی اے ہول (Aihole) تھی۔ یہ ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ نقشہ 7 (صفحہ 109)۔ رفتہ رفتہ یہ ایک مذہبی مرکز بھی بن گیا جہاں کئی مندر تھے۔ پلو اور چالکیہ ایک دوسرے کے علاقوں پر قبضے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ خاص طور پر راجدھانیوں کو نشانہ بنایا جاتا تھا جو کہ خوش حال شہر تھے۔

پل کیشن دوئم سب سے مشہور چالکیہ راجہ تھا۔ اس کے بارے میں ہمیں ان کے درباری شاعر روی کیرتی کی تصنیف کردہ پرشستی سے پتہ چلتا ہے۔ اس میں ان کے آباؤاجداد خصوصاً گذشتہ چار نسلوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ پل کیشن کو اپنے چچا سے یہ حکومت ورثہ میں ملی تھی۔

روی کیرتی کے مطابق انھوں نے مشرقی اور مغربی دونوں ساحلوں پر مہم جوئی کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے ہرش کو بھی آگے بڑھنے سے روکا۔ یہاں اس نظم میں الفاظ کی خوبصورت بازی گری ہے۔ ہرش کے معنی ہیں 'خوشی'۔ شاعر کہتا ہے کہ اس شکست کے بعد ہرش اب ہرش نہیں رہ گیا۔ پل کیشن دوئم پلو بادشاہ پر بھی حملہ آور ہوا جس نے کانچی پورم کی دیوار کے پیچھے پناہ لی۔

© NCERT not to be republished

چالکیوں کی فتح بہت زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکی۔ لڑائی کی وجہ سے دونوں خاندان کمزور ہوتے چلے گئے اور آخر کار پلّووں اور چالکیوں کو راشٹر کوٹ اور چول خاندانوں نے ختم کر دیا۔ ان کے بارے میں تم ساتویں جماعت میں پڑھوگے۔

وہ کون سے حکمراں تھے جو ساحلی علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور کیوں؟ (اشارہ: باب 9 دیکھو)

ان حکومتوں کا نظام کس طرح چلتا تھا؟

پہلے کے راجاؤں کی مانند ان راجاؤں کے لیے بھی مالگذاری یا محصولی بہت اہم تھی۔ گاؤں انتظامیہ کی بنیادی اکائی تھے۔

رفتہ رفتہ بہت سی اہم تبدیلیاں آئیں۔ راجاؤں نے اقتصادی سماجی، سیاسی یا فوجی طاقت رکھنے والے لوگوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے کئی اقدام اٹھائے۔ مثال کے طور پر:

- انتظامیہ کے کچھ اہم عہدے اب موروثی بن گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ بیٹے اپنے والد کے جانشین ہوا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر شاعر ہری شین اپنے والد کی جگہ مہادنڈنایک یا منصف اعلیٰ تھے۔

- کبھی کبھی ایک ہی شخص کئی عہدوں پر فائز ہوتا تھا۔ مثلاً ہری شین ایک منصف اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ کمار ماتیہ یعنی ایک اہم وزیر، ایک سندھی و گراھیکا یعنی جنگ اور امن کے معاملات کا بھی وزیر تھا۔

- غالباً یہاں کے مقامی انتظامیہ میں اہم شخصیات کا بہت بول بالا تھا۔ اس میں نگر شریشٹھی یعنی چیف بینکر یا شہر کے سوداگر، سارتھ واہ یعنی تاجروں کے قافلے کا سربراہ، پرتھم کولیک یعنی دستکار اعلیٰ اور کایستھون یعنی محروں کے پردھان جیسے افراد ہوتے تھے۔

اس طرح کی حکمت عملی کچھ عرصہ کے لیے ہی کامیاب ہوتی تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ اتنے زیادہ بااثر ہو جاتے تھے کہ وہ اپنی آزاد حکومت قائم کر لیتے تھے۔

تمھیں کیا لگتا ہے کہ افسروں کے عہدے موروثی ہونے کے کیا کیا فائدے اور نقصانات ہو سکتے تھے؟

© NCERT not to be republished

ایک نئے قسم کی فوج

کچھ راجہ ابھی بھی پرانے راجاؤں کی طرح ایک منظّم فوج رکھا کرتے تھے، جس میں ہاتھی، رتھ، گھڑ سوار، پیدل سپاہی ہوتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ سپہ سالار بھی ہوا کرتے تھے جو وقت ضرورت راجہ کو فوجی امداد پہنچاتے تھے۔ ان سپہ سالاروں کو کوئی مقررہ تنخواہ نہیں دی جاتی تھی۔ کارگزاری کے عوض ان میں سے کچھ کو بعض اوقات زمین کا عطیہ دیا جاتا تھا۔ حاصل شدہ زمین سے ٹیکس وصول کرتے تھے جس سے وہ فوج اور گھوڑوں وغیرہ کی نگرانی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جنگ کے لیے اسلحہ بھی وہ اسی سے فراہم کرتے تھے۔ اس طرح کے لوگ سامنت کہلاتے تھے۔ جہاں کہیں بھی حکمراں کمزور ہوتے تھے یہ سامنت آزاد ہونے کی کوشش کرتے تھے۔

جنوبی حکومتوں میں مجالس

پلّوؤں کے کتبوں میں متعدد مقامی مجالس کا تذکرہ ہے۔ ان میں اس سبھا کا بھی ذکر ہے جو برہمن زمین داروں کی تھی۔ یہ سبھائیں ان ذیلی کمیٹیوں کے ذریعے اپنا کام انجام دیتی تھیں جو آب پاشی، کاشت کاری سے متعلق مختلف کام، سڑک کی تعمیر، مقامی مندروں کی نگہداشت وغیرہ کام انجام دیتی تھیں۔

جن علاقوں کے زمین دار برھمن نہیں تھے وہاں پر 'ار' نامی گرام سبھا کے ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ "نگرم" سوداگروں کی ایک تنظیم کا نام تھا۔ غالباً ان سبھاؤں پر امیر اور طاقتور زمین داروں کا اثر تھا۔ ان میں سے بہت سی مقامی سبھائیں صدیوں تک کام کرتی رہیں۔

حکومتوں میں عام لوگ

عوام کی زندگی کی تھوڑی بہت جھلک ہمیں ڈراموں اور کچھ دیگر ذرائع سے ملتی ہے۔ آؤ اس کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

کالی داس اپنے ناٹکوں میں دربار شاہی کی تصویر کشی کرنے کے لیے مشہور ہیں۔ ان ناٹکوں کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ راجہ اور زیادہ تر برھمنوں کو سنسکرت بولتے ہوئے دکھایا گیا ہے جبکہ باقی مردوں اور عورتوں کو پراکرت بولتے دکھایا گیا ہے۔ ان کا سب سے مشہور ڈرامہ ''ابھگیان (Abhijnana) شکنتلم'' دشینت نامی ایک راجہ اور شکنتلا نامی ایک

© NCERT not to be republished

نوجوان لڑکی کی عشقیہ داستان ہے۔ اس ناٹک میں ایک غریب ماہی گیر کے ساتھ درباریوں کے برے سلوک کی بات کہی گئی ہے۔

ایک ماہی گیر کو ایک انگوٹھی ملی

ایک ماہی گیر کو ایک قیمتی انگوٹھی ملی۔ یہ انگوٹھی راجہ نے شکنتلا کو تحفے میں دی تھی، لیکن اتفاق سے اسے ایک مچھلی نگل گئی۔ جب ماہی گیر اس انگوٹھی کو لے کر شاہی محل میں حاضر ہوا تو اس پر دربان نے چوری کا الزام لگایا اور پولس کا اعلیٰ افسر بھی بری طرح پیش آیا۔ راجہ اس انگوٹھی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ماہی گیر کو انعام واکرام سے نوازا۔ سپاہی اور دربان اس سے کچھ رقم ہڑپنے کے لیے اس کے ساتھ شراب خانے چل دیئے۔

آج اگر کسی غریب آدمی کو کچھ ملتا ہے اور وہ پولس میں خبر دیتا ہے تو کیا اس کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا جائے گا؟

ایک مشہور آدمی کا نام بتاؤ جس نے پراکرت میں تعلیم دی اور ایک راجہ کا نام بتاؤ جس نے پراکرت میں اپنے کتبے لکھوائے (باب 6 اور 7 دیکھو)۔

© NCERT not to be republished

چینی سیاح فاشیان کی توجہ ان لوگوں کی خراب حالت پر بھی گئی جنھیں اعلیٰ اور با اقتدار لوگ اچھوت مانتے تھے۔ انھیں شہروں کے باہر رہنا پڑتا تھا۔ وہ لکھتے ہیں ''اگر ان لوگوں کو شہر یا بازار کے اندر داخل ہونا ہوتا تھا تو سبھی کو آگاہ کرنے کے لیے وہ لکڑی کے ایک ٹکڑے پر چوٹ کر کے آواز پیدا کرتے رہتے تھے۔ یہ آواز سن کر لوگ ہوشیار ہو جاتے اور اپنے آپ کو چھو جانے یا ان سے کسی بھی قسم کے رابطے سے بچاتے تھے۔''

ایک جگہ بانا بھٹ نے بادشاہ کی فوج کے مہم پر روانہ ہونے کا منظر بہت جان دار طریقے سے پیش کیا ہے۔

راجہ کی فوج

راجہ بڑی تعداد میں ساز و سامان لے کر سفر کرتے تھے۔ ان میں اسلحہ کے علاوہ روزمرہ کے استعمال میں آنے والی اشیا جیسے برتن، اسباب (جس میں سونے کے پائیدان بھی شامل تھے) کھانے پینے کا سامان (جس میں بکری، ہرن، خرگوش، سبزی، مصالے) وغیرہ مختلف قسم کی اشیا شامل تھیں۔ یہ تمام اشیا ٹھیلا گاڑی یا اونٹوں اور ہاتھیوں جیسے سامان ڈھونے والے جانوروں کی

پیٹھ پر لاد کر لے جائی جاتی تھیں۔ اس وسیع فوج کے ساتھ ساتھ موسیقار نقارے، بگل، ڈھول بجاتے ہوئے چلتے تھے۔

راستے میں پڑنے والے گاؤں والوں کو ان کی خاطر مدارت کرنی پڑتی تھی۔ وہ دہی، گڑ اور پھولوں کا تحفہ لاتے تھے نیز جانوروں کو چارہ بھی دیتے تھے۔ وہ راجہ سے ملنے کے بھی خواہشمند رہتے تھے تاکہ اپنی کوئی شکایت یا فرمائش ان کے سامنے پیش کرسکیں۔

لیکن یہ افواج اپنے پیچھے تباہی اور بربادی کی نشانیاں بھی چھوڑ جاتی تھیں۔ اکثر و بیشتر گاؤں والوں کی جھونپڑیوں کو ہاتھی کچل دیا کرتے تھے۔ سوداگروں کے قافلوں میں موجود بیل اس شور شرابے کے ماحول سے ڈر کر بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔

بانا بھٹ لکھتے ہیں ''کہ ساری دنیا ڈھول کے انبار میں غرق ہو جاتی تھی۔''

فوج کے ساتھ لے جائی جانے والی چیزوں کی فہرست مرتب کرو۔

گاؤں والے راجہ کے لیے کیا کیا لے کر آیا کرتے تھے؟

© NCERT not to be republished

کہیں اور

نقشہ 6 (صفحہ 73-72) میں عرب تلاش کرو۔ ریگستانی علاقہ ہوتے ہوئے بھی صدیوں سے عرب رسل ورسائل کا ایک بڑا مرکز تھا۔ دراصل عرب سوداگر اور ملاحوں نے ہندوستان اور یوروپ (دیکھو صفحہ نمبر 88) کے درمیان سمندری تجارت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ عرب میں رہنے والے اور دوسرے لوگ بدّو تھے جو کہ عام طور پر اونٹوں پر ہی منحصر رہتے تھے کیونکہ یہ ایک ایسا مضبوط جانور ہے جو ریگستان میں بھی تندرست رہ سکتا ہے۔

تقریباً 1400 سال قبل پیغمبر اسلام محمدؐ نے عرب میں اسلام کی شروعات کی۔ عیسائی مذہب کی طرح ہی اسلام نے بھی اللہ کی وحدت پر زور دیا ہے اور سبھی کو برابر مانا گیا ہے۔ یہاں مذہب (اسلام) کی مقدس کتاب قرآن کا ایک حصہ پیش ہے۔

''مسلمان عورتوں اور مردوں کے لیے، ایمان لانے والے مرد اور عورتوں کے لیے، عبادت کرنے والی عورتوں اور مردوں کے لیے، صابرو شاکر عورتوں مردوں کے لیے، صدقہ خیرات کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے، روزہ رکھنے والی عورتوں اور مردوں کے لیے، اپنی پاکیزگی برقرار رکھنے والے عورتوں اور مردوں کے لیے، اللہ کو ہمیشہ یاد کرنے والے عورتوں اور مردوں کے لیے، اللہ نے معافی اور انعام رکھا ہے۔''

آئندہ سو سالوں کے دوران اسلام شمالی افریقہ، اسپین، ایران اور ہندوستان میں پھیل گیا۔ عرب ملاح جو اس برصغیر کی ساحلی بستیوں سے بخوبی واقف تھے اپنے ساتھ اس نئے مذہب کو بھی لے آئے۔ عرب کے سپاہیوں نے تقریباً 1300 سال قبل سندھ پر (آج کل پاکستان) فتح حاصل کر لی تھی۔

نقشہ 6 میں ان راستوں کی تلاش کرو جن سے ہو کر ملاح اور سپاہی اس برصغیر میں داخل ہوئے ہوں گے۔

تصور کرو

ہرش وردھن کی فوج اگلے ہفتے ہمارے گاؤں آنے والی ہے۔ تمہارے والدین ان کے استقبال کی تیاری کر رہے ہیں۔ بیان کرو کہ وہ کیا کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

آؤ یاد کریں

1۔ صحیح یا غلط بتاؤ:

(a) ہری شین نے گوتمی پتر شری ست کرنی کی تعریف میں پرشستی لکھی۔

(b) آریہ ورت کے حکمراں سمدر گپت کے لیے تحفے لاتے تھے۔

(c) دکشنا پتھ میں بارہ حکمراں تھے۔

(d) گپتا حکمرانوں کے قبضے میں دو اہم تعلیمی مراکز تکشلا اور مدورے تھے۔

(e) اے ہول پلوؤں کی راجدھانی تھی۔

(f) جنوبی ہندوستان میں مقامی مجالس صدیوں تک کارگر رہیں۔

2۔ ایسے تین مصنفوں کے نام بتاؤ جنھوں نے ہرش وردھن کے متعلق لکھا۔

3۔ اس عہد میں فوجی نظام میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

4۔ اس دور کی انتظامیہ میں تمھیں کیا کیا نئی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔

آؤ گفتگو کریں

5۔ تمھیں کیا لگتا ہے کہ سمدر گپت کا کردار ادا کرنے کے لیے اروند کو کیا کیا کرنے پڑے گا؟

6۔ کیا پرشستیوں کو پڑھ کر عام لوگ سمجھ جاتے ہوں گے؟ اپنے جواب کی وجہ بتاؤ۔

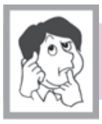

آؤ کر کے دیکھیں

7۔ اگر تمھیں اپنا نسب نامہ بنانا ہو، تو تم اس میں کن کن لوگوں کو شامل کرو گے؟ کتنی پیڑھیوں کو تم اس میں شامل کرنا چاہو گے؟ ایک چارٹ بناؤ اور اسے پر کرو۔

8۔ آج عوام پر جنگ کے اثرات کس طرح مرتب ہوتے ہیں؟

کلیدی الفاظ

پرشستی

آریہ ورت

دکشنا پتھ

نسب نامہ

موروثی حاکم

سامنت

سبھا (مجلس)

نگرم

کچھ اہم تاریخیں

- گپتا خاندان کی ابتدا (1700 سال قبل)
- ہرش وردھن کی حکومت (1400 سال قبل)

© NCERT not to be republished